مدیر کے نام

سید فضل معبود ' پشاور

آپ نے کتابت ' طباعت اور انتخاب مضامین میں عصری مزاج کے تقاضوں کو ملحوظ رکھ کر خوش گوار تبدیلیاں کی ہیں ۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ دل کی مرجھائی ہوئی کلی کھل گئی ہے ۔ آپ کی محنت کا اندازہ کرتے ہوئے دعائیہ جذبات پیدا ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت اور رسالہ کو مزید بہتر بنانے کی توفیق دے ۔ فلسفہ اور سائنس کے موضوع پر پروفیسر عبدالقدیر سلیم کی تحریر میں شگفتگی نے اسے عام فہم بنا دیا ہے ورنہ ادق فلسفیانہ موضوعات سے پڑھنے والے پسپائی اختیار کرتے ہیں ۔ مسلم سجاد صاحب نے نومسلمہ کے مضمون کی تلخیص و ترجمہ کے بعد اب کی بار بھی نہایت اہم موضوع پر بیش قیمت معلومات سے نوازا ہے ۔ یورپی ممالک میں مسلمانوں کے حالات پر تازہ ترین معلومات کی بہت ضرورت ہے ۔ ۶۰ سال پہلے اور حکمت مودودی کے موضوعات میں بہت وسعتیں ہیں ۔ ان میں اضافہ کی ضرورت ہے ۔

عبدالقدیر سلیم ' کراچی

ترجمان القرآن کو دیکھ کر طبیعت خوش ہوتی ہے ۔ واقعی آپ نے اس پرچے پر بڑی محنت کی ہے اور کر رہے ہیں ۔ آپ کے حالیہ دو تین "اشارات" بڑے برمحل ' اور دقت نظر سے لکھے گئے تھے ' خصوصاً امریکی امداد والا ۔ مسائل کے سلسلے میں آپ کا موقف عموماً بہت متوازن ہوتا ہے ۔ شخصیات کے سلسلے میں پرچہ غیر متوازن لگا ۔ خلیل حامدی صاحب یا ملک غلام علی صاحب کے بارے میں ایک ہی بھرپور مضمون کافی ہوتا ' بجائے اس کے کہ زعمائے جماعت کے علاحدہ علاحدہ مضامین ہوتے ۔

منیر احمد خلیلی ' ابوظبی

ترجمان القرآن کا معیار انتہائی تسلی بخش ہے ۔ اشارات اور رسائل و مسائل سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ کو اپنے منصب کی نزاکت کا شدت سے پاس و لحاظ ہے ۔ کارکنوں کی رہنمائی کے ضمن میں آپ رجحانات جدیدہ کے تابع نظر نہیں آتے ہیں ۔ شریعت کے تقاضے پوری طرح ملحوظ رکھتے ہیں ۔ کہیں

کہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ مولانا مودودیؒ کی فکر کی جو تعبیر آپ کر رہے ہیں' مولانا کی فکر کے مزاج سے واقف لوگوں کے لیے وہ تعبیر کچھ نئی اور کسی قدر کھٹکنے والی ہوتی ہے۔ تاہم مجموعی طور پر پرچے کی روح کہیں متاثر نظر نہیں آتی ہے۔ علمی جرائد میں دوسرے پرچوں سے اہل قلم کے رشحاتِ فکر شائع کرنا نہ نئی چیز ہے اور نہ معیوب' تاہم آپ کے پاس ترجمان کے معیار کے مطابق لکھنے والے اہل دانش کی کمی نہیں ہونی چاہیے۔

نورا کینہ قاضی 'کوئٹہ

مایوسی پر اشارات نہایت توجہ سے پڑھے' آپ نے واقعی اس موضوع پر لکھنے کا حق ادا کر دیا ہے۔ وطن عزیز کی موجودہ حالت مایوسی ہی کا نتیجہ ہے۔ مایوسی ختم ہو جائے تو حالات بھی درست ہو جائیں۔ چیچن مسلمانوں کے بارے میں مضمون بہت عمدہ ہے۔ فروری کے شمارے میں رسائل و مسائل نے بھی رہنمائی کا حق ادا کر دیا ہے۔

محمد ابراہیم قریشی سابق سفیر' اسلام آباد

ترجمان القرآن ایک اہم ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔ اپنی فکری اصلاح کے بغیر ہم نہ ہی اسلام کو صحیح طور پر مغرب میں پیش کر سکتے ہیں اور نہ ہی اس دور کے چیلنجوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

اشفاق احمد/ بانو قدسیہ 'لاہور

دین کے معاملے میں اضافی جہتیں ترجمان القرآن کی بدولت وا ہوئی ہیں۔ اللہ آپ کو خوش رکھے۔

ایڈمرل محمد شریف (ریٹائرڈ) 'اسلام آباد

میں اس رسالہ کا پچھلی نصف صدی سے قاری ہوں اور اس کا باقاعدگی سے خریدار ہوں۔ آپ کے اندازِ نظر میں فرق ضرور ہے لیکن رسالے کی اہمیت فی الحال اپنی جگہ پوری طرح سے برقرار ہے۔

ڈاکٹر صفدر محمود 'لاہور

میں نے ترجمان القرآن کو بے حد مفید پایا۔

طاہر مسعود 'کراچی

ترجمان میں آنے والی تبدیلیاں خوش آئند ہیں۔

کرنل غلام سرور 'راولپنڈی

میں ترجمان القرآن بڑی توجہ سے پڑھتا ہوں' اس عمل میں آنکھیں روشن ہوتی ہیں۔

بریگیڈیئر چودھری مظفر علی خان زاھد 'راولپنڈی

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اسلام کی سربلندی کے لیے بے لوث خدمات قبول فرمائے۔

مہر محمد سعید اختر 'لاہور

دورِ نو کے تمام پرچے باقاعدگی سے پڑھے ہیں۔واقعی یہ امت و انسانیت کے مستقبل کا رہنما رسالہ ہے۔

ڈاکٹر بلال مسعود 'لاہور

پروفیسر عبدالقدیر سلیم کا "سائنسی فکر کا ارتقاء" (جنوری '۹۵) ایک منفرد حیثیت اور اہمیت کا حامل ہے۔آسان تر الفاظ کے استعمال کے ذریعے اسے زیادہ قابلِ فہم بنایا جاسکتا تھا مثلاً آگ 'ہوا' پانی اور مٹی کے لیے کئی جگہ آتش 'باد' آب اور خاک جیسے مشکل الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔صفحہ ۵۹ پر "برق 'رعد" کے بجائے آسمانی بجلی (یا محض "بجلی") بہتر ہوتا۔Pragmatism کا لفظی اعتبار سے قریب تر ترجمہ "عملیت" ہوگا مگر "نتائجیت" اس کی روح کی بہتر ترجمانی کرتا ہے۔Idealism کا ترجمہ "تصوریت" کے بجائے "مثال پرستی" مناسب تر ہوتا۔(کیونکہ 'مثلاً Ideal game کو مثالی کھیل کہا جاتا ہے)

شفقت علی 'شیخوپورہ

ترکی میں تحریکِ اسلامی (جنوری '۹۵) میں رفاہ کی بلدیات کے متعلق اعداد و شمار دیے گئے ہیں۔اسی طرح پاکستان کے مالیات کے بارے میں بھی اعداد و شمار دیے جائیں۔واضح طور پر لوگوں کو معلوم ہو کہ کتنے فی صد پیسہ جمع کرتے وقت ہضم ہوتا ہے اور کتنا خرچ کرتے وقت 'اور اگر کرپشن رک جائے تو ملکی معیشت کو کتنا سہارا ملتا ہے۔نیز غیر سودی بینکاری جہاں چل رہی ہے 'اس کے طریقہ وتفصیل پر بھی مضمون ہونا چاہیے۔